جب تک نورِ آسمانی انسانی عقل کے ساتھ شامل نہ ہو وہ صحیح راستوں پر نہیں چل سکتی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍جولائی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

مجھے جس دانت میں تکلیف تھی اس کا اوپر کا حصہ تو دندان ساز ڈاکٹر شفیق صاحب نے نکال دیا تھا لیکن اس کی جڑیں ابھی اندر ہیں اور اس کی وجہ سے ابھی اپنا ڈنچر لگا نہیں سکتا۔ گو زیادہ تکلیف تو نہیں لیکن تکلیف کا کچھ احساس ہوتا ہے۔ گرمی بھی مجھے تکلیف دیتی ہے جب تک گرمی ہے یہ تکلیف ساتھ لگی ہوئی ہے۔

میں اس وقت دوستوں کو مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انسان کو جو بہت سی عطایا بخشی ہیں ان میں ایک عقلِ انسانی بھی ہے اور اس کی طرف قرآن کریم نے بار بار انسان کو توجہ دلائی ہے کہ عقل سے کام لو یا کہا ہے کہ یہ بڑی معقول باتیں ہیں جو تمہارے سامنے پیش کی جاتی ہیں تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟ لیکن خالی عقل انسان کے لئے کافی نہیں۔ جب تک عقل کے ساتھ الہام کی روشنی شامل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق انسانی عقل کی ہدایت اور راہنمائی نہ کر رہا ہو اس وقت تک عقل بہت سی غلطیاں بھی کرتی ہے۔ یہ بے خطا نہیں خطائیں کرتی ہے۔ انسان کی عقل حیران ہوتی ہے کہ انسانی عقل کس طرح اپنے مقام سے گرتی ہے اور انسانوں کے لئے اطمینان وسکون خوشی وخوشحالی کے سامان پیدا کرنے کی بجائے یہی عقل بے اطمینانی، بدحالی اور پریشانیوں کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ زمانہ جو مہذب دنیا کا زمانہ کہلاتا ہے جب ہم اس پر نگاہ ڈالتے ہیں اور

یورپ و امریکہ کو دیکھتے ہیں یا دوسرے ممالک جو بڑے مہذب کہلاتے ہیں ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو اگرچہ سارے نہیں لیکن ان کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پایا جاتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ ''عقل محض'' انسان کے لئے کافی ہے۔ انہیں خدا کی، خدائی راہنمائی اور خدائی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھ ہمارے ملک میں بھی یہ اثر ان کی نقل کرتے ہوئے آ گیا ہے جب ہم ان عقلمند کہلانے والے ممالک کے حالات اور ان کی عقل کے فیصلوں کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقل کی ہزاروں فحش غلطیاں ہمارے سامنے آتی ہیں اور بڑے مضحکہ خیز تضاد عقل، عقل کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ان کی عقل کے فیصلے جنہوں نے انسانوں کو دکھ پہنچایا وہ ہمارے علم اور مشاہدہ میں آتے ہیں اور ان کی اتنی مثالیں ہیں کہ جب میں دورے پر پریس کانفرنس میں باتیں کرتا ہوں یا ان کے جو سکالرز ہیں اور محقق ہیں ان سے باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے تو ان کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تمہاری عقل ناکام ہوگئی اور تمہاری عقل نے تمہیں وہ فائدہ نہیں پہنچایا جو تم سمجھتے تھے کہ تمہاری عقل فائدہ پہنچائے گی اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ عقل سے کام لیتے ہوئے اس علام الغیوب ہستی کی طرف توجہ کرو جس کی ہدایت کے بغیر انسان کی عقلیں ناکارہ ہو جاتی ہیں بلکہ دکھ پہنچانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر بھی بڑی بسط سے لکھا ہے کہ اگر خدا سے دوری ہو اور اللہ تعالیٰ کا الہام عقل کے ساتھ نہ ہو تو عقل میں یہ یہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سب سے اہم خطا اور نہایت خطرناک خطا کہ جس سے بڑھ کر کوئی اور خطا سوچی نہیں جاسکتی وہ یہ ہے کہ عقل مند کہلانے کے باوجود وہ خدا کو نہیں پہچانتے اور اس میں شک نہیں کہ اس سے بڑی غلطی اور خطا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی کہ عقلمند انسان بھی ہو اور خدا تعالیٰ کا انکار بھی کردے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

گر خرد پاک از خطا بودے ❖ ہر خرد مند با خدا بودے

یعنی اگر عقل خطا سے پاک ہوتی تو دنیا کا ہر عقل مند انسان با خدا ہوتا لیکن ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ عقل مند کہلانے والے خدا سے دور چلے گئے اور خدا سے دوری میں وہ اپنی بڑائی محسوس کررہے ہیں۔ اس سے اگلے شعر میں آپ نے فرمایا ہے کہ سہو و نسیان اور خطا سے پاک تو وہی

ذات ہے جو علام الغیوب ہے اور عالم الاشیاء ہے انسان تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ انسانی پیدائش کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ انسان خدا تعالیٰ کا عبد بنے اور انسان کو عقل اس لئے دی گئی تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت پا کر دنیا میں خدا تعالیٰ کے قرب کی جنت اس طرح قائم کرے کہ انسان بحیثیت انسان سکھ اور چین کا سانس لے لیکن انسانی عقل سے اس سے بڑی خطا اور کوئی نہیں ہوئی کہ انسان نے نہ اپنے لئے بھلائی حاصل کی اور نہ نوعِ انسانی کے لئے دنیوی لحاظ سے بھلائی کے سامان پیدا کئے۔

میں نے بتایا ہے کہ میں عقل کی خرابی کی سینکڑوں باتیں گنوا سکتا ہوں بغیر غور کئے یعنی مجھے وہ باتیں ازبر ہیں جب مطالعہ کرتا ہوں تو وہ میرے سامنے آجاتی ہیں۔ ان میں سے مثلاً میں ایک بات کو لیتا ہوں۔ جب پہلی عالمگیر جنگ ہوئی تو بعض قوموں نے شکست کھائی اور بعض نے فتح حاصل کی۔ جنگ کا فیصلہ ہوا تو لیگ آف نیشنز بنائی گئی اور کہا گیا کہ اس سے انسان کے امن کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف لوگ بنی نوع انسان کے لئے خصوصاً یورپ میں بسنے والے انسان کے لئے امن اور آشتی اور خوشحالی کے سامان پیدا کرنے کے لئے لیگ آف نیشنز کا سوچ رہے تھے اور کہتے تھے کہ دنیا پر بھی اس کا اثر پڑے گا اور انسان کے دکھوں کا علاج ہوگا۔ دنیا میں بسنے والے انسان کو تو چھوڑو خود یورپ میں ایک طرف اس دعویٰ کے ساتھ لیگ آف نیشنز کو قائم کیا گیا اور دوسری طرف یورپین ممالک کے حصے بخرے کچھ اس طور پر لوگوں کی عقلوں نے کئے کہ امن قائم ہو ہی نہیں سکتا تھا جس کے نتیجہ میں دوسری عالمگیر جنگ کی بنیاد پڑی لیکن ہمیشہ کے امن کے قیام کے لئے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے یورپ نے، امریکہ نے اور روس نے اور انگلستان اور دوسرے مہذب کہلانے والے ممالک نے جس جس میدانِ زندگی میں ترقی کی ہر میدان میں چونکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں رکھا اور یہ بنیادی خطا ہے جو اُن کی عقل سے سرزد ہوئی یعنی خدا تعالیٰ سے دُوری پیدا ہوگئی جس کے نتیجہ میں اُن کی عقلوں نے ہر میدان میں اتنی فحش غلطیاں کیں اور اتنا تضاد ان کی عقلوں میں پیدا ہوگیا کہ وہ ایک مصیبت بن گیا۔ کوئی خرابی آج ظاہر ہوئی کوئی دس سال بعد جا کر ظاہر ہوئی کوئی پندرہ سال کے بعد اور کوئی بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ کسی موقع پر تفصیل میں جا کر دس پندرہ مثالیں دے کر

بتاؤں گا کہ انسانی عقل نے انسان کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا سامان پیدا کئے جب انسانی عقل خدا تعالیٰ سے دور جا کر اس کی روشنی سے محروم ہوگئی۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النّور: ۳۶) خدا تعالیٰ جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس نے عقل کے لئے ایک نور کے حصول کا راستہ بتایا تھا اور وہ یہ کہ اللہ کا قرب حاصل کرو۔ اس کے ساتھ ذاتی تعلق کو قائم کرو۔ اس سے محبتِ ذاتیہ کے نتیجہ میں اپنی زندگیوں پر ایک فنا وارد کرو۔ نور کے حصول کی اس راہ کو انہوں نے اپنے اوپر بند کرلیا اور محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتے ہوئے بھلائی کی بجائے دکھوں کے سامان پیدا کر لئے۔

ہم لوگ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ہمارے لئے قرآن کریم نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے نور کو حاصل کرنے کے بعد عقل کا صحیح استعمال کیا جا سکتا ہے اور جس کے بغیر عقل صحیح نتائج پیدا نہیں کرسکتی اس لئے ہمیں قرآن کریم پر تدبر کرنا چاہیئے ، قرآن کریم کو غور سے پڑھنا چاہیئے ۔ جن باتوں کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ انسان کی صحیح عقل اس نتیجہ پر پہنچے گی اس کو علیٰ وجہ البصیرت سمجھنا چاہیئے کہ واقعی وہ اس نتیجہ پر پہنچتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ماضی میں جائیں تو ایک وقت میں جب مسلمان اپنے عروج کو پہنچے ہوئے تھے تو قطع نظر اس کے کہ کوئی شخص عیسائی تھا یا مسلمان تھا، امت مسلمہ میں انسان کی عقل نے ہر ایک کی خوشحالی کے سامان پیدا کر دیئے تھے اور اتنا حسین معاشرہ پیدا کر دیا تھا کہ آج کی بہکی ہوئی عقل حیران ہو جاتی ہے یہ سوچ کر کہ اچھا! اس قسم کے سامان بھی عقل پیدا کرسکتی ہے۔

غرض ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ محض عقل خطا سے بہر حال خالی نہیں خطا بھی اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور جب خطا ہے تو صحیح کام کرنے کے لئے کوئی ذریعہ ہونا چاہیئے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے زوجین پیدا کئے ہیں اس لئے عقل کا بھی ایک اور ساتھی ہے۔ جب یہ دونوں مل جاتے ہیں یعنی نورِ آسمانی عقل کے ساتھ ملتا ہے تو پھر عقل صحیح راستوں پر کام کرتی ہے اور صحیح نتائج پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھ عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کے صحیح نتائج نکالنے کے سامان عطا کرے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳؍دسمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۲، ۳)